© rasailojaraid.com

غزل

از جناب الم مظفر نگری

ں رہا ہے یہ جلوۂ بہار نہیں — یہ جوشِ خونِ شہیداں ہے لالہ زار نہیں
ں میں حُسنِ گل و لالہ پہ نکھار نہیں — خزاں کی شام ہے یہ صبحِ نو بہار نہیں
ـرار و ضبط، اور اُنکے حضور، ناممکن — مجھے تو وعدۂ دل پر کچھ اعتبار نہیں
بِ فراق یہاں تک بڑھی ہے مایوسی — کہ انتظار میں بھی لطفِ انتظار نہیں
ستم نہیں ہے، کرم ہے یہ جبرِ فطرت کا — کہ مرنے جینے پہ انساں کا اختیار نہیں
ں و خیال میں ہے بدگمانیوں کا ہجوم — مجھے تو ان کی عنایت بھی سازگار نہیں
اجِ حُسن میں آئے گا انقلاب ضرور — ابھی کمالِ محبت بروئے کار نہیں
ـ اضطرابِ مسلسل ہے زندگیِ وفا — نہ کہئے دل اُسے جو دل کہ بیقرار نہیں
ں کس کے نقشِ قدم پر کروں یہاں سجدے — یہ رہ گزار جہاں اُن کی رہ گزار نہیں
ستم کو اُن کے سمجھنا ستم بجائے کرم — کسی کو بھی یہ محبت میں اختیار نہیں
ہ دن بھی آئے گا تو ہوگا کامیابِ وفا — جواں ابھی ترا ذوقِ نشاط کار نہیں
خودی شناس مری بیخودی کا عالم ہے — ہے اپنی فکر مجھے تیرا انتظار نہیں

نہ مٹ سکے گا حوادث کی بادِ صرصر سے
الم یہ نقشِ وفا نقشِ رہ گزار نہیں

© rasailojaraid.com